اجازت نہ تھی۔

جیسا کہ علامہ اقبال نے خود اس کا ذکر کیا کہ بطور اساسِ ریاست' اسلام ہی وہ عملی ذریعہ ہے جس سے توحید کا یہ اصول حیاتِ جذباتی وعقلی میں ایک زندہ عنصر کی حیثیت اختیار کر کے ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اس اصول کا یہ تقاضا ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کریں، نہ کہ ملوک وسلاطین کی۔

غرضیکہ علامہ اقبال ایسی جمہوریت کے قائل ہیں جو روحانی اور اخلاقی بنیادوں پر استوار ہو، تا کہ قدر حریت اور شرف انسانیت کی مٹی پلید نہ ہو اور انسان اپنے عمل کے اعتبار سے ''الخلق عیال اللہ'' کے اصول کا قائل ہو جائے۔ جغرافیائی بنیادوں پر انسانیت کی تفریق نہ ہو، بلکہ احترام آدمیت کو ہر حال میں ملحوظ رکھا جائے اور ہر فرد بشر کو اپنی شخصیت کی تکمیل کرنے کا موقع ملے اور اللہ تعالیٰ کی زمین پر اللہ کا نظام قائم ہو۔

اس سے بڑھ کر اور کیا فکر وعمل کا انقلاب   بادشاہوں کی نہیں ، اللہ کی ہے یہ زمین

نامے جو میرے نام آئے

میونسپل لائبریری چپلو ہماری دانست کے مطابق بلتستان کی سب سے بڑی لائبریری ہے اور عوام الناس کے استفادے کے لیے متعدد رسائل رضا کارانہ طور پر اس کے نام جاری ہیں۔ ان شاء اللہ مارچ اپریل سے لائبریری شام تک کھلی رکھنے کا انتظام بھی ہو جائے گا۔ اگر مجلۃ التراث بھی بھیجا کریں تو بڑی مہربانی ہوگی۔ اور سابقہ شماروں کی مکمل یا نامکمل فائل بھی فراہم ہو تو کیا کہنا!

(غلام حسن حسنو/میونسپل لائبریری چپلو)

استفادہ عام کے لیے مجلۃ التراث جاری کیا جا رہا ہے۔

......اعتذار......

استاد محترم فضیلۃ الشیخ حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ کے گرانقدر مقالے ''فتویٰ کی اہمیت اور مفتی کا مقام'' ان کے شاگرد الشیخ محمد شریف بلغاری کی تلخیص کے ساتھ شائع ہو رہا تھا غلطی سے اس کی دوسری قسط پر ''مدنی'' کے بجائے ''زاہدی'' درج ہو چکا تھا۔ ادارہ اس سہو قلم پر معذرت خواہ ہے اور قارئین سے گزارش ہے کہ ریکارڈ درست کر لیں۔

طلبہ میں اخلاق حسنہ کی تعلیم

محمد ابراہیم لاہور

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کائنات کو پیدا کیا، اس کے اندر انسان کی پیدائش کا سلسلہ بھی جاری فرمایا اور ساتھ ہی ساتھ انسانوں کی تعلیم وتربیت کا سلسلہ بھی شروع فرمایا۔ اس مقصد کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا اور اُن پر اللہ تعالیٰ نے آسمانی کتابیں نازل فرمائیں۔ یہ کتابیں مخصوص دور اور مخصوص علاقوں کے لوگوں کے لیے تھیں۔ انبیاء کرام انہی ہدایات کی روشنی میں بنی نوع انسان کی رہنمائی کرتے رہے۔ آخر میں اللہ تعالیٰ نے اس مبارک کام کے لیے حضرت محمد ﷺ کو چُنا۔ آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید نازل فرمایا۔ قرآن مجید قیامت تک آنے والوں کے لیے ہدایت اور روشنی ہے۔ قرآن کے احکامات جس طرح چودہ سو سال پہلے لوگوں کے لیے بالکل مناسب تھے، آج بھی ویسے مناسب ہیں۔ صحابہ ؓ اور صالحین کی جماعت بھی اُسی قرآن کی تعلیم دیتے رہے۔ اُن کے بعد اساتذہ کرام انبیاء کے وارث ٹھہرے۔ اگر ہم غور کریں تو معلوم ہوگا کہ قوم کو بنانے اور بگاڑنے میں اُستاد کا کردار اہم ترین ہے۔ اس لیے اُستاد کو مثبت کردار ادا کرنا چاہیے۔ اُستاد طلبہ کو اخلاق حسنہ کی تعلیم اُس صورت میں صحیح دے سکتے ہیں۔ جب وہ خود نبی ﷺ کی سیرت پر عمل کرتے ہوں۔ اُستاد اخلاق حسنہ کی تعلیم مندرجہ ذیل طریقوں سے دے سکتے ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ سے حسن اخلاق:

اللہ تعالیٰ سے حسن اخلاق کا تقاضا یہ ہے کہ طلبہ کو اس قابل بنایا جائے کہ اُن کو یقین پختہ ہو کہ اس کائنات کا پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کوئی نہیں ہے، موت بھی اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے اور زندگی بھی وہی دیتا ہے۔ کوئی پتا بھی اللہ کی مرضی کے بغیر نہیں ہلتا، دنیا کی کوئی طاقت اللہ تعالیٰ کی طاقت کے مثل نہیں۔ طلبہ کو یہ بات ذہن نشین کروائی جائے کہ آج دنیا میں مسلمانوں کو شکست صرف اور صرف اسی وجہ سے ہو رہی ہے کہ مسلمانوں نے اللہ کے مقابلے میں اللہ کے دشمنوں کو طاقت ور سمجھ لیا ہے۔ یہاں استاد جنگ بدر کو مثال کے طور پر پیش کرسکتا ہے۔ اس حوالے سے بچوں کے درمیان کوئز مقابلے بھی کروائے جا سکتے ہیں۔ جیسے ہم سب کو کس نے پیدا کیا ہے؟ کامیابی اور ناکامی کس کے اختیار میں ہے؟ بیماری سے شفا کون دیتا ہے؟

۲۔ نبی ﷺ سے حسن اخلاق:

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے ’’جب تک میں تمہارے لیے والدین، اولاد اور رشتہ داروں سے زیادہ عزیز نہ بن جاؤں